Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

121

الفضل

روزنامہ لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم:۔ پنجشنبہ ۴ر ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸	۵ ظہور ۱۳۳۳ ہش ۔ ۵ اگست ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۲۰

ہند چینی میں جنگ بند کرنے کے سمجھوتہ پر کولمبو طاقتوں کا اظہار اطمینان

کولمبو طاقتوں کا ایک اور اجلاس ستمبر میں بلایا جائے گا

کولمبو ۴ر اگست۔ ہند چینی میں جنگ بند کرنے کا جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ کولمبو طاقتوں نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کولمبو طاقتوں میں پاکستان۔ لنکا۔ انڈونیشیا۔ برما اور ہندوستان شامل ہیں۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلہ والا نے ان ملکوں کی طرف سے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پانچوں طاقتوں کے ایک مشترکہ اعلان کا مسودہ بھیجا ہے۔ یہ مسودہ لنکا کی وزارت خارجہ نے تیار کیا تھا۔ اور بعد میں چاروں ممالک سے اس کی منظوری حاصل کر لی تھی۔ اس پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس سمجھوتہ سے جنوب مشرقی ایشیا کے امن کے استحکام میں بڑی مدد ملی ہے۔ اور ہم اسکی پوری حمایت کرتے ہیں۔ حکومت لنکا کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ حکومت لنکا کولمبو طاقتوں کا ایک اور اجلاس بلا رہی ہے۔ اجلاس رنگون یا کولمبو میں ستمبر میں منعقد ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام وزراء اعظم کو بجری تار بھیجے گئے ہیں۔

مراکش میں زبردست مظاہروں کے بعد تمام بڑے بڑے شہروں میں مسلح پولیس کے مزید دستے طلب کر لئے گئے

حالات بہت نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ تین دن کے اندر چوبیس آدمی ہلاک

فیض ۴ر اگست۔ مراکش میں زبردست مظاہروں کے بعد ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مسلح پولیس کے مزید دستے طلب کر لئے گئے ہیں مظاہرین مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ سابق سلطان سدی محمدؐ بن یوسف کو واپس بلایا جائے۔ ان میں مراکش کے دو شہروں میں حالت پہلے سے بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ اب تک ان شہروں میں چوبیس سے زائد آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اتوار کے روز مراکش کے دار الحکومت فیض میں پولیس کی گولیوں سے تیرہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ ان میں چھ عورتیں بھی تھیں۔ ایک اور شہر میں بھی پولیس نے پانچ آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ مظاہرین نے وہاں چند یہودی دوکانداروں کو لوٹ لیا۔ اور ان کی دوکانوں کو آگ لگا دی۔ ادھر فرانسیسی حکام نے سرکاری طور پر اس بات کی تردید کر دی ہے۔ کہ سابق سلطان سدی محمدؐ بن یوسف کو واپس مراکش لایا جائے گا۔ یاد رہے۔ کہ تین روز قبل فسادات اس افواہ کے بعد شروع ہوا تھا۔ کہ جلاوطن سلطان سدی محمدؐ بن یوسف مراکش واپس آ رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ر اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

کراچی ۴ر اگست۔ خوراک و زراعت کونسل نے آج اپنے آخری اجلاس میں ان سکیموں میں سے بہت سی سکیمیں منظور کر لیں۔ جو اسے پیش کی گئی تھیں۔

تیل کے سمجھوتے کی شرائط کا اعلان

آج کیا جائے گا

تہران ۴ر اگست۔ تہران کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ تیل کے جھگڑے کے متعلق حکومت ایران اور بین الاقوامی تیل کمپنیوں کے درمیان سمجھوتہ کی جن شرائط کا آج جو سرکاری اعلان ہونے والا تھا، وہ کل تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مذکورہ بالا اعلان آج کیا جائے گا۔

مصر کی طرف سے پاکستان کا شکریہ

کراچی ۴ر اگست۔ مصر میں پاکستان کے سفیر ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے آج وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ مصر اور برطانیہ کے جھگڑے میں پاکستان نے مصر کی جو حمایت کی ہے۔ ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے حکومت مصر کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا۔

مصر اور برطانیہ کی مشترکہ کمیٹی کا اجلاس

قاہرہ ۴ر اگست۔ سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مصر اور برطانیہ کی جو مشترکہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ دریائے نیل کے مغربی کنارے ایک مقام پر اس کا پہلا اجلاس ہوا۔

کراچی ۴ر اگست۔ تونس کے ایک رہنما رشید ادریسی نے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے تونس کی تحریک

تونس کی نئی کابینہ کے اراکین کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

تونس ۴ر اگست۔ تونس کے نئے وزیر اعظم طاہر بن عمر نے آج بے کے سامنے اپنی نئی کابینہ کے ارکان کے نام پیش کر دیئے۔ ان لوگوں کے ناموں کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ مجوزہ کابینہ کے دس ممبروں میں سے چار نو دستور پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور باقی چھ اعتدال پسند قوم پرست پارٹی سے۔ وزیر اعظم طاہر بن عمر بھی اعتدال پسند پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ نئی حکومت داخلی خود مختاری کی بنیاد پر عنقریب فرانس سے بات چیت شروع کر دے گی۔ کابینہ کے اراکین میں ابھی تک عہدوں کی تقسیم عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

لبنان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

قاہرہ ۴ر اگست۔ قاہرہ ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ لبنان کے وزیر اعظم عبد اللہ الیافی نے کل صدر کامل شمعون سے طویل ملاقات کے بعد اپنی کابینہ کا استعفیٰ پیش کر دیا۔ استعفیٰ کی وجوہات نہیں بتائی گئیں۔

گواٹے مالا کی فوجوں میں باہمی چپقلش

گواٹے مالا ۴ر اگست۔ گواٹے مالا شہر کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گواٹے مالا کی فوج آزادی نے باقاعدہ فوج کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا ہے۔ باقاعدہ فوج شہر کے نزدیک متعین تھی۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی۔ کہ باقاعدہ فوج نے جنرل ارماس کو فوج آزادی توڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ (ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر دیکھیں)

ڈھاکہ میں سیلاب کا زور بڑھ رہا ہے

ڈھاکہ ۴ر اگست۔ مشرقی پاکستان سے آمدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ضلع ڈھاکہ میں سیلاب کا زور بڑھ رہا ہے۔ کل اور پرسوں پانی اور چڑھ جائے گا۔ رنگ پور میں پانی اتر رہا ہے۔ صوبہ کے گورنر نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مزید پچاس ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔ اس میں سے آدھی فرید پور میں اور آدھی رنگ پور میں تقسیم کی جائے گی۔ اس طرح اب تک صوبائی حکومت سات لاکھ روپیہ سے زیادہ امدادی کاموں کے لئے تقسیم کر چکی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس سلسلہ میں تیس لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔

شاہ فیصل ترکی کا دورہ کریں گے

القرہ ۴ر اگست۔ القرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عراق کے شاہ فیصل ۲۵، ۲۶ر اگست کو سرکاری طور پر ترکی پہنچیں گے۔ وہ دو دن القرہ میں اور غالباً تین دن استنبول میں قیام

مکانات بنانے کے لئے پچاس لاکھ روپے کے قرضے

کراچی ۴ر اگست۔ تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن نے اب تک ملک کے شہریوں کو مکان بنانے کے لئے کل پچاس لاکھ روپے کے قرضوں کی منظوری دی ہے۔٭

پرتگالی علاقہ میں رضاکاروں کی سرگرمیاں

بمبئی ۴ر اگست۔ نگر حویلی کی ہندوستان کی حامی حکومت نے پرتگالی بستی کے لوگوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے کارتوس اور ہتھیار حکومت کے پاس جمع کرا دیں۔ اس علاقہ میں کرفیو بھی لگا دیا گیا ہے دیو کے پرتگالی حکام نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر انہیں یہ شہر چھوڑنا پڑا۔ تو وہ یہاں کی ہر چیز تباہ کر کے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رضاکاروں نے چار اور بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

٭ کراچی کے علاوہ سندھ۔ بلوچستان۔ پنجاب سرحد اور مشرقی بنگال کے چوبیس شہروں میں بھی مکانوں کی تعمیر کے لئے قرضے دیئے گئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے

عن ابی ھریرۃ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ و رسولہ قیل
ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا
قال حج مبرور

(صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ کون عمل زیادہ فضیلت والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا۔ آپؐ نے فرمایا حج جو خدا کی خاطر کیا جائے۔

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ ہر سال قریباً تیس چالیس ہزار اشخاص اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے جس کے لئے جلسہ سالانہ کا ایک مستقل محکمہ ہے۔ جو سارا سال جلسہ کے انتظامات میں مشغول رہتا ہے۔ اس محکمہ کا فرض ہے کہ جلسہ سالانہ پر استعمال ہونے والی تمام اجناس وغیرہ فصل کے نکلتے ہی خرید لے۔ تاکہ بعد میں نرخ کے بڑھ جانے سے سلسلہ کو کسی قسم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی سے چندہ لیا جاتا ہے۔ جس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فیصدی ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے لیکن دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کچھ لوگ تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے۔ اور سالہا سال سے ان کی طرف بقایا ہے۔ بعض احباب یہ چندہ ادا تو کرتے ہیں۔ مگر بر وقت ادا نہیں کرتے بلکہ اکثر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ادا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل ہی ہوتی ہے۔ تاکہ اجناس وغیرہ بروقت خریدی جائیں۔ اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جائیں

جلسہ سالانہ پر ۷۰۔ ۸۰ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ مگر کبھی بھی جماعت نے اس رقم کو "جلسہ سالانہ" کے چندہ سے پورا نہیں کیا۔ ہمیشہ تیس چالیس ہزار روپیہ کم ہی وصول ہوتا ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرونگا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اس کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور شروع سال سے ہی شرح کے مطابق ادائیگی شروع کر دیں۔ تاکہ بروقت روپیہ مہیا ہو جائے۔ اور انتظامات میں سہولت پیدا ہو سکے۔

پریذیڈنٹ و امرا صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کروائیں۔ اور وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں۔ وہ جلد سے جلد داخل خزانہ کروانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادت الٰہی میں لذت

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اس کے غنائے ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے۔ کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ کہ آج کل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے"۔ (ملفوظات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸۹۱ء کا کشف اور تحریک جدید

فرمایا:۔ "ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے جتنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں بیان ہوئی"۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ۱۸۹۱ء کا کشف ہے۔ جس میں آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جانا دکھایا گیا تھا۔ یہی پانچ ہزاری فوج ہے جو السابقون الاولون کہلاتی ہے۔ جس نے انیس سال تک متواتر اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ اور آئندہ بھی قربانی میں شامل ہے۔

ان کی ایک فہرست بن رہی ہے۔ جس کا بڑا حصہ بن چکا۔ اور تھوڑا حصہ بننے والا ہے جو بن رہا ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کیا جاتا ہے۔ منظوری کے بعد یہ انیس سالہ فہرست ایک کتاب میں شائع کی جائے گی۔ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کی ایک مختصر سی تحریک جدید کے کوائف کی تاریخ ہوگی۔ اور یہ کتاب ہر مجاہد تک جس نے انیس سال تک متواتر قربانی کی ہے انشاء اللہ پہنچا دی جائے گی۔

پس پانچ ہزاری فوج کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنا نام اس فہرست میں لکھا ہوا دیکھ لے یا بذریعہ چٹھی "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے دریافت کر کے اپنی تسلی کرے تا اس کا نام کسی وجہ سے رہ نہ جائے۔ دریافت کرتے وقت یہ ضرور لکھے۔ کہ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے ادا کیا تھا سے ۱۹ تک کے وعدے کہاں سے کئے تھے۔ تا جواب جلد تر دیا جا سکے

اگر کسی کے ذمہ ۱۹ سال میں سے کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بہ توجہ تمام اپنا بقایا جلد تر ادا کرے۔ تا اس کا نام فہرست میں آ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

گوجرانوالہ میں یسرنا القرآن کے ایجنٹس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گوجرانوالہ میں مدینہ کتاب گھر۔ چوک نیائیں گوجرانوالہ کو مطبوعات مکتبہ یسرنا القرآن کا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن پارے اور حمائل شریف وہاں سے مل سکیں گی۔

(وکیل التجارۃ تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۵ راگست ۱۹۵۳ء

جلسہ عام

ایک لوکل معاصر کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع ہے۔ کہ کراچی میں ایک جلسہ عام اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا۔ کہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں خیر سگالی کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جلسہ مشرقی و مغربی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہوا۔ صدر جلسہ مجلس دستور ساز کے صدر مولوی تمیز الدین تھے۔ اور مقرر سردار عبدالرب نشتر جو خواجہ ناظم الدین کی وزارت کے رکن تھے۔ مگر ان کے ساتھ ہی علیحدہ ہو گئے۔

معاصر مذکور کے نمائندہ خصوصی نے جو اطلاع دی ہے۔ اس میں صرف دو بڑی اہم باتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو اس نے سردار عبدالرب نشتر کی ولولہ انگیز تقریر کا خلاصہ دیا ہے۔ اور دوسرے یہ اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم محمد علی خود تشریف نہ لائے۔ مگر اپنی تقریر لکھ کر ارسال کر دی۔ جو حاضرین نے اس بناء پر سننے سے انکار کر دیا۔ کہ وہ جلسہ عام میں خود تقریر کرنے کے لئے کیوں حاضر نہیں ہوئے۔ مگر آخر سردار نشتر صاحب اور مولوی تمیز الدین کی منت سماجت پر وزیر اعظم کی تقریر سن لی گئی ایک اور غیر معمولی بات جو نامہ نگار خصوصی نے بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ "عوام نے پولیس کا حفاظتی گھیرا توڑ کر ڈائس کے قریب رکھی ہوئی کرسیوں پر قبضہ کر لیا۔ عوام کی اس بے چینی کے پیش نظر سردار نشتر نے تقریر شروع کی۔

معاصر کا نمائندہ خصوصی اس بات کا ذکر کرنا بھی نہیں بھولا۔ کہ اس جلسہ میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خاں اور وزیر مملکت مسٹر غیاث الدین پٹھان بھی موجود تھے۔ جو ابتدا میں گڑبڑ ہونے پر جلسہ گاہ سے چلے گئے۔

سردار عبدالرب صاحب نشتر کے سوائے کسی دیگر مقرر کا ذکر اطلاع میں نہیں کیا گیا۔ جو خلاصہ سردار نشتر کی تقریر کا نمائندہ خصوصی نے دیا ہے۔ اس کے چند فقرے ب ذیل ہیں۔

"[illegible]ت سال سے پاکستان مسلسل انحطاط کا[illegible] ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ دونوں حصوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک اس جلسہ کا مقصد انتہائی افسوسناک ہے۔ اور اس پر میری گردن شرم سے جھک جاتی ہے۔

اقتدار اور دولت کے بعد افراد کا ایک گروہ ملک کو بربادی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اور یہ لوگ طاعون کے چوہوں کی طرح ملک میں صوبہ پرستی کی وبا پھیلا رہے ہیں۔

اگرچہ آج ملک کے حالات پر تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ لیکن انہیں خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ ایسی تاریکیوں ہی میں سے صبح نمودار ہوتی ہے۔ پاکستان اسلام کا سر بلند کرنے کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو یقیناً اس وقت تک قائم رکھیگا جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو جائے۔ اور ہم عوام سے کئے ہوئے وعدے پورے نہ کر لیں"

معاصر کے نمائندہ خصوصی نے نہ تو یہ بتایا ہے۔ کہ سردار نشتر کے علاوہ بھی کسی نے تقریر کی۔ اور نہ کسی دیگر تقریر کا خلاصہ ہی دیا ہے۔ اس لئے اس جلسہ عام کی ہیئت کذائی کو سمجھنے کے لئے ہمارے پاس صرف وہ کوائف ہیں۔ جو جلسہ کے متعلق نمائندہ خصوصی نے بتائے ہیں۔ اور یا سردار عبدالرب نشتر کی تقریر کا یہ خلاصہ ہے۔ سردار صاحب کے جو فقرات ہم نے اوپر نقل کئے ہیں۔ اور جلسہ میں جو گڑبڑ ہوئی یہاں تک کہ عوام نے ہلہ بول کر ڈائس کے پاس کی کرسیوں پر قبضہ کر لیا۔ ان دونوں چیزوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جلسہ کے منتظموں نے جس غرض کے لئے جلسہ منعقد فرمایا تھا۔ وہ غرض بہت حد تک پوری ہو گئی ہے۔ کسر صرف یہ رہ گئی ہے کہ وزیر اعظم محمد علی خود تقریر کرنے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

اس میں تو شبہ نہیں کہ وزیر اعظم نے کسی عذر پر ہی خود تشریف لانے سے چھٹکارا حاصل کیا ہوگا۔ مگر ہمارا قیاس ہے جو غلط ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس جلسہ عام کے مالہ وما علیہ کا اندازہ بہت آسانی سے پہلے ہی لگا لیا ہوگا۔

یہ جلسہ عام بظاہر مشرقی اور مغربی پاکستان میں خیر سگالی کے جذبات ابھارنے کی غرض سے منعقد کیا گیا تھا۔ مگر گڑبڑ اور تقریر جو اس میں کی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ حکومت کے اقتدار اور بے اقتداری کے اندرونی جھگڑوں پر مخالفوں کو ہٹانے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا ہے کہ پاکستان سات سال میں مکمل انحطاط کا شکار ہوتا چلا آیا ہے۔ اور افراد کا ایک گروہ ملک کو بربادی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ سردار صاحب کی اس سے کیا مراد ہے۔ لیکن اتنا تو ضرور واضح ہے کہ ہمارے ملک میں آئین پسندی کا وہ بلند معیار موجود نہیں۔ جو جمہوری حکومتوں کا طرۂ امتیاز اور اسلام کا تقاضا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ مدت تک پارٹی حکومت کے اقتدار سے خود متمتع ہوتے رہے ہوں۔ وہ اب پارٹی سے پہلے علیحدہ ہوئے بغیر جلسہ عام میں کھڑے ہو کر اپنی ہی پارٹی کے کسی خاص گروہ کی مذمت کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ اور اس طرح اپنی پارٹی کو جو انہیں کبھی ماؤں کی طرح دودھ پلاتی رہی ہے سر عام ذلیل کریں۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سردار عبدالرب صاحب نشتر کی باتیں سو فی صدی درست ہیں ان کا اپنا دامن بالکل پاک ہے اور ان کی نیت بالکل صاف ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ آخر جس پارٹی میں وہ شامل ہیں۔ اس کا کوئی آئین بھی ہے یا نہیں۔ اور پارٹی ڈسپلن بھی کوئی معنے رکھتا ہے یا نہیں؟

پھر یہ طریق بھی صحیح نہیں ہے کہ ایک پبلک جلسہ میں مبہم طور پر کسی گروہ کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔ ایسی نکتہ چینیاں وہ پارٹی جلسوں میں بے شک کر سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی بجائے مبہم الفاظ میں اشارے کرنے کے چاہیئے کہ اس گروہ پر فرداً فرداً ٹھوس الزامات لگائے جائیں۔ اور ان کی ذمہ واری اپنے پر لیکر تحقیقات کا مطالبہ کیا جائے۔ جنرل الفاظ میں پارٹی کے اندر کے کسی گروہ پر غیر ذمہ وارانہ تنقید اور وہ بھی جلسہ عام میں کسی سنجیدہ محب وطن سیاستدان کا کام نہیں۔ یہ نہ صرف پارٹی ڈسپلن کی توہین بلکہ آداب جمہوریت کے بھی خلاف ہے۔

عرس کا پروگرام

ذیل میں ہم روزنامہ تسنیم سے ایک مقالہ بلا تبصرہ نقل کرتے ہیں۔ بلا تبصرہ اس لئے کہ اگر ہماری زبان سے کوئی لفظ نکلا۔ تو جناب میکش صاحب کہہ اٹھیں گے کہ دیکھو "الفضل" اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔

"پکی ٹھٹی لاہور کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جس میں ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو سائیں میراں بخش نور اللہ مرقدہ کا سالانہ عرس شریف کیا گیا ہے۔ اس کی سرپرستی چوہدری جلال الدین نمبردار و رئیس اعظم اور چوہدری چراغ دین نمبردار نے فرمائی۔ اور اس کا اشتہار و اعلان صاحبزادہ محمد حسین گدی نشین درگاہ شریف نے شائع کیا

اب ایک بزرگ کے سالانہ عرس کا پروگرام بھی سن لیجئے۔ ۳۱ جولائی بعد نماز عشاء ختم قرآن و نعت شریف بعد اس کے باقی تمام رات ایک کھیل پوران بھگت یا ہیر رانجھا کا یا کوئی اور کھیل یکم اگست سارا دن محفل رقص و سرود منعقد رہے گی۔ اور ۵ بجے لاہور اور قصور کی ٹیموں کے درمیان کبڈی کا میچ

عرس اور اس کے پروگرام کی تفصیلات ایک مطبوعہ اشتہار میں درج کی گئی ہیں۔

قرارداد مقاصد کی منظوری اور اسلامی دستور کی ترتیب کا ذمہ لینے سے پہلے پاکستان اور اس سے قبل غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر بندوں کو اتنی شرم اور خدا کا اتنا خوف ضرور تھا کہ وہ عرسوں کے لئے اول تو ایسے پروگرام بناتے نہیں تھے۔ اور بناتے تھے تو اس کا علی الاعلان اس طرح اشتہار نہیں دیتے تھے کہ پہلے نماز عشاء پڑھی جائے گی۔ پھر ختم قرآن ہوگا۔ اس کے بعد نعت شریف اور پھر ساری رات ہیر رانجھا اور پوران بھگت کے کھیل ہوں گے۔ یعنے؎

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

جدید دستور پاکستان کا نفاذ ابھی نہیں ہوا۔ لیکن اس کے خطوط اور راہیں تو متعین ہو کر سامنے آ گئی ہیں۔ اس میں معاشرے کو کتاب و سنت کے مطابق ڈھالنے کی ذمہ داری حکومت نے اٹھائی ہے۔ حکام کا دینی اور سرکاری فرض ہے کہ وہ معاشرے کو خدا اور رسول سے بغاوت کی راہوں پر چلنے سے روکنے کی کوشش کریں۔ اگر کچھ چوہدری نمبردار اور رئیس اتنی تمیز نہیں رکھتے کہ وہ کھلم کھلا ختم قرآن کے ساتھ ہیر رانجھے اور پوران بھگت کے تماشوں کا جوڑ ملا کر خدا اور رسول کے حضور گستاخی کریں تو حکام کو اتنی سمجھ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ان حرکتوں کو روکیں۔ اور اس طرح اس عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیں۔ جو اس قسم

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

روحانیت کے اعلیٰ مقام کے حصول کیلئے باریک در باریک

گناہوں سے بھی اجتناب ضروری ہے

حسنات الابرار سیئات المقربین ایک مشہور مقولہ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ انسان اپنی روحانیت کے ابتدائی مقام میں جن بعض امور کو نیکی اور خوبی سمجھتا ہے۔ انہی امور کو جب اس کی نظر تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ روحانیت کا زیادہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے۔ گناہ قرار دیتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے۔ کہ باریک در باریک گناہوں سے بچے۔ اور باریک در باریک نیکیاں اپنے اندر پیدا کرے۔ ظاہری مثالوں میں سے اس کی موٹی مثال یہ ہے۔ کہ ایک غریب شخص اپنے معمولی سلے ہوئے کپڑوں کو ہی اعلیٰ سمجھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ میرے کپڑے بالکل صاف ستھرے ہیں۔ لیکن جب وہی شخص کسی دوسرے وقت امیر ہو جاتا ہے۔ تو زیادہ اعلیٰ کپڑے اپنے زیب تن کرتا۔ اور ان کپڑوں کو جنہیں اپنی غربت کے اوقات میں وہ پہنا کرتا تھا۔ امارت کی حالت میں پہننا مناسب خیال نہیں کرتا۔ یا ایک غریب شخص غربت کی حالت میں ساگ پات کو ہی بہترین غذا سمجھتا ہے۔ مگر جب خدا تعالیٰ اس کی مالی حالت بہتر بنا دیتا ہے۔ اور اسے اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے ملتے ہیں۔ تو اس وقت وہ سمجھتا ہے۔ کہ پہلے اس کا خیال کیسا غلط تھا۔ یہی حال روحانیت کا ہے۔ ابتدا میں انسان سمجھتا ہے۔ کہ نیکی یہی ہے۔ کہ نمازیں پڑھی جائیں۔ روزے رکھے جائیں۔ استطاعت پر حج بیت اللہ کیا جائے۔ توفیق ہو۔ تو زکوٰۃ دی جائے۔ خدا اور رسولؐ پر سچے دل سے ایمان لایا جائے۔ اس کی کتابوں کو تسلیم کیا جائے۔ اور حشر و نشر اور قضاء و قدر پر ایمان پیدا کیا جائے۔ لیکن جب وہ اس راستہ پر چل پڑتا ہے۔ تو اسے نیکیوں کے باریک در باریک راستے نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ میری نظر پہلے کتنی محدود اور تنگ تھی۔ اسی طرح ایک ظاہر بین انسان کے نزدیک گناہ کیا ہے۔ یہی کہ قتل کیا جائے۔ ڈاکہ ڈالا جائے۔ چوری کی جائے۔ بدکاری کی جائے۔ جھوٹ اور فریب وغیرہ سے کام لیا جائے۔ لیکن باریک بین کو ہزاروں گناہ دکھائی دیتے ہیں۔ ہزاروں عیوب نظر آتے ہیں۔ اور وہ ان سے ایسا ہی بچتا ہے۔ جیسے زہر سے۔ اسی لئے قرآن کریم مومنوں کو یہ نصیحت کرتا ہے۔ وذروا ظاهر الاثم وباطنه صرف ظاہر میں دکھائی دینے والے گناہوں سے نہ بچو۔ بلکہ باریک در باریک گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرو۔ درحقیقت گناہ اس گرد و غبار کا نام ہے۔ جو دل پر پڑ جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے انسانی قلب کے آئینہ پر اللہ تعالیٰ کی صفات منعکس نہیں ہو سکتیں۔ یہ گرد و غبار زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور کم بھی۔ لیکن بہرحال آئینۂ دل کو جتنا زیادہ مصفیٰ رکھا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ اس میں خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھائی دیگا۔ شیشے بظاہر سب یکساں ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی شیشہ نہایت دھندلی شکل دکھلاتا ہے۔ اور کسی شیشہ سے صحیح خد و خال نظر آتے ہیں۔ اسی طرح دل تو ہر انسان کے سینہ میں ہوتا ہے۔ لیکن کوئی دل ایسا مصفیٰ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا چہرہ اس میں سے صاف طور پر نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اور کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جو دھندلی شکل دکھلاتا ہے۔ اور کوئی ایسا تاریک ہوتا ہے۔ کہ اس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ یہ فرق اسی لئے ہے کہ ایک شخص گناہوں میں ملوث ہوتا ہے۔ دوسرا موٹے موٹے گناہوں سے بچتا ہے۔ اور تیسرا باریک در باریک گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ بزرگان امت محمدیہ میں اس قسم کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ہی یہ مشہور واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت کسی شخص سے بیت المال کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ اور دیا جل رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ذاتی گفتگو شروع کر دی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فوراً پھونک مار کر دیئے کو بجھا دیا۔ وہ شخص حیران ہوا۔ کہ انہوں نے یہ کیا کیا ہے۔ چنانچہ اس نے دریافت کیا۔ تو آپ نے بتایا۔ کہ یہ دیا بیت المال کا ہے۔ اور اس کا تیل بھی مسلمانوں کے روپیہ میں سے لیا گیا ہے اس لئے جب تک تم بیت المال کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ یہ جلتا رہا۔ مگر جب تم نے ذاتی معاملات کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ تو میں نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ ذاتی گفتگو کے دوران میں بیت المال کا تیل خرچ ہو۔ یہ تقویٰ کی باریک راہ تھی۔ جس پر آپ چلے۔ اور آپ نے اپنے عمل سے بتایا۔ کہ ہمیں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ درحقیقت ایک سچے مومن کی شایان شان یہی امر ہے۔ کہ وہ ہر گناہ کی باریک در باریک شاخوں پر بھی نظر رکھے۔ اور ان میں سے کسی کے قریب بھی نہ جائے۔ تب وہ دیکھے گا کہ اس کا قدم ترقی کی طرف کیسی سرعت سے بڑھتا ہے۔

آج کل بدقسمتی سے مسلمانوں میں جو عیوب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ اپنی مجالس میں عام طور پر غیبت کرتے ہیں۔ یہ ایک موٹا گناہ ہے۔ جو ہر شخص کو نظر آ سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں۔ تو اسی غیبت کی کئی باریک شقیں بھی نظر آ سکتی ہیں۔ اور وہ ساری شقیں ایسی ہیں۔ جن سے مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر غیبت صرف یہ نہیں۔ کہ زبان سے کسی دوسرے کا کوئی عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے۔ بلکہ یہ غیبت اور رنگوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً

(۱) ایک غیبت باعتبار بدن ہوتی ہے۔ انسان کہتا ہے فلاں کی ناک ایسی ہے۔ یا رنگ ایسا ہے۔ یا قد اتنا لمبا یا اس قدر چھوٹا ہے۔ یا کسی کی فربہی پر ہنسی اڑانا۔ یا اس کے اندھے یا لنگڑے ہونے کا ذکر کر کے اپنے لئے سامانِ ظرافت مہیا کرنا اور اسی طرح دوسرے کے بدنی عیوب بیان کر کے اس کی تحقیر و تذلیل کرنا (۲) غیبت باعتبار لباس۔ یہ کہنا کہ فلاں پگڑی کیسی باندھتا ہے۔ فلاں کا کوٹ کیسا ہوتا ہے۔ فلاں لباس میں بخل سے کام لیتا ہے۔ (۳) غیبت باعتبار نسب۔ تحقیر کے طور پر کہنا کہ فلاں جولاہا یا میراثی ہے۔ یا فلاں کا باپ تو دھوبی تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ حقیقی فضیلت دینداری کی وجہ سے ہوتی ہے اعلیٰ حسب و نسب کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ (۴) غیبت باعتبار عادات یہ کہنا کہ فلاں بہت پیٹو ہے۔ فلاں سخت احمق ہے۔ فلاں ہر وقت سوتا رہتا ہے۔ یا اسی طرح اور عادات پر ہنسی اڑانا۔ (۵) غیبت باعتبار رکمی عبادت۔ یہ کہنا کہ فلاں شخص نمازیں نہیں پڑھتا۔ روزوں میں سست ہے۔ یا تہجد کے لئے نہیں اٹھتا (۶) غیبت باعتبار گناہ۔ یہ کہنا کہ فلاں کینہ توز ہے۔ فلاں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ فلاں اقارب سے قطع تعلق رکھتا ہے۔ یا فلاں شخص والدین کا نافرمان ہے۔

پھر غیبت کرنے کے طریق بھی مختلف ہیں۔ ایک غیبت تو صراحتاً ہوتی ہے۔ اس طرح کہ کسی کا نام لے کر اس کی برائی بیان کی جائے۔ مگر کبھی صراحتاً تو نہیں کی جاتی۔ مگر حکایتاً کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص لنگڑا ہو۔ تو چل کر اس کی نقل اتارنا۔ کسی کی زبان میں لکنت ہو۔ تو اسی طرح زبان سے الفاظ نکالنا۔ کوئی سینہ تان کر چلنے کا عادی ہو۔ یا کسی شخص کو باتیں کرتے وقت ہاتھ یا گردن وغیرہ ہلانے کی عادت ہو۔ تو خود بھی ویسا ہی کر کے دکھانا۔ اسی طرح کبھی اشارۃً غیبت کی جاتی ہے۔ یعنی گو ظاہر میں کسی شخص کا نام نہ لیا جائے۔ لیکن بعض قرائن ایسے بیان کر دئے جائیں۔ جن سے لوگ یہ سمجھ جائیں۔ کہ یہ فلاں شخص کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ پھر کبھی تعریضاً غیبت کی جاتی ہے۔ یعنی بظاہر تو عام رنگ میں گفتگو ہوتی ہے۔ لیکن لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ یہ فلاں کے متعلق بات کہی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ غیبت صرف زبان سے نہیں کی جاتی، بلکہ بعض اور اعضاء بھی اس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کان اس گناہ میں اس طرح ملوث ہو جاتے ہیں۔ کہ دوسرے کو انسان غیبت کرتے دیکھتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی باتیں سنتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے منع نہیں کرتا۔ دل اس گناہ میں اس طرح ملوث ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کے متعلق بدگمانی پیدا کر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح اپنے بھائی کی تحقیر کے جذبات قلب میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح باقی اعضاء بدن بھی بعض دفعہ غیبت میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یعنی کسی کا عیب دوسروں کو ہاتھ یا آنکھ وغیرہ کی حرکت سے بتا دینا بھی غیبت میں شامل ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لا یحل لمسلم ان یشیر الی اخیہ بنظرۃ توذیہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اپنے مومن بھائی کی طرف ایسا اشارہ کرے۔ جس سے وہ اذیت اور دکھ محسوس کرے۔ قرآن کریم نے بھی ویل لکل همزة لمزة میں همزة اور لمزة دونوں پر لعنت ڈالی ہے۔ اور همزة سے مراد وہ شخص ہے۔ جو آنکھ اور ہاتھ وغیرہ سے لوگوں کو تکلیف دیتا ہو۔ اور لمزہ سے مراد وہ شخص ہے۔ جو زبان سے لوگوں کی غیبت کرتا ہو۔ اسی طرح غیبت بطور کتابت کے بھی ہوتی ہے۔ یعنی کسی کا عیب دوسرے کو لکھ بھیجنا۔ یا کسی اور طرح لوگوں میں اس کی اشاعت کرنا یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جن سے ایک مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) چودھری حیات محمد صاحب باجوہ نائب امیر ضلع بہاول نگر ساکن چک $\frac{191}{7R}$ تحصیل فورٹ عباس کے خاندان کے افراد پر بندوقوں سے مسلح حملہ ہوا ہے۔ جس میں ان کے ایک بھائی چودھری رحمت خاں اور ایک بھتیجے نبی احمد متعلم مڈل کلاس مارے گئے ہیں۔ اور باقی آدمی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ تمام خاندان میں سے صرف چودھری محمد حیات صاحب بچے ہیں۔ کیونکہ وہ اس دن بیمار تھے۔ اور گھر کے اندر تھے۔ احباب ان سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ شیخ اقبال الدین امیر جماعت احمدیہ بہاول نگر۔ (۲) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے لمبے لمبے دورے پڑتے ہیں۔ سخت بے چینی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ مولا کریم مرض سے شفا کامل و عاجل عطا فرماوے۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن چک $\frac{۲۲}{\text{ج ب}}$ براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور۔ (۳) میرے چچا عبداللطیف صاحب آف گوجرانوالہ تقریباً تین سال سے (T.B) کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد رفیق حویلی کابلی مل لاہور (۴) احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے بھائی محمد امین عاجز گوجرانوالہ کی مشکلات دور فرمائے۔ خاکسار ناصر احمد ناہتم بی ایم۔ بی ہائی سکول اوکاڑہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ

خدمت قرآن اور اشاعت اسلام

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

احادیث میں مسیح موعود کی بعثت کی غرض یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ اسلام کو دوسرے مذہب پر غالب کرے گا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے وقت میں دعویٰ فرمایا۔ جب کہ کہیں عیسائیت اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی۔ اور فرزندان اسلام ہزاروں کی تعداد میں توحید کو چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں جا رہے تھے۔ پھر آریہ سماج بھی "شدھی" کے نام سے مسلمانوں کو مرتد کرنے پر اپنا سارا زور صرف کر رہے تھے۔ جہاں ان مذاہب کے مقابلہ کے لئے ایک عظیم الشان انسان کی ضرورت محسوس کی جاتی تھی۔ وہاں مسلمانوں کے اندرونی اختلافات اور ان کی اصلاح کا کام بھی حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اشاعت اسلام کا کام جو مسلمانوں کی کامیابی کا راز تھا۔ اس کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ پھر گئی۔ کبھی وہ ایک راستہ اختیار کرتے۔ اور اس میں ناکام ہو کر کبھی دوسرا اور کبھی تیسرا اختیار کرتے اور اپنی طاقت کے اصل راز سے جو قرآن کریم جیسے بے نظیر ہتھیار کے رنگ میں انہیں دیا گیا تھا بے خبر ہو گئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے ہی دن سے اس کام میں لگ گئے۔ کہیں برہمو سماج پر اتمام حجت کر رہے تھے۔ تو کہیں آریہ سماج سے مقابلہ ہو رہا تھا۔ اگر ایک طرف وہ عیسائیت سے نبرد آزما تھے۔ تو دوسری طرف بدھ مذہب پر اسلام کی فوقیت ظاہر کر رہے تھے ان کے دل میں یہ تڑپ تھی۔ کہ ایشیا میں بھی اسلام کا پرچم لہرائے۔ یورپ کے رہنے والوں کی گردنیں بھی قرآن پاک کے سامنے جھک جائیں۔ وہ قرآن کریم کے اندر ایک زبردست طاقت کو دیکھ رہے تھے جو ساری دنیا کو مسخر کرنے کے لئے کافی ہے۔ ان کا ایمان تھا۔ کہ اسلام کو پھیلانے کے لئے کسی فولادی تلوار کی ضرورت نہیں۔ بلکہ دلائل عقلی اور نشانات روحانی سے ہی انسانوں کے دل مسخر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے کام کا آغاز آپ کی شہرہ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" کی اشاعت سے شروع ہوتا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اسلام کی حقانیت پر ایک زبردست سلسلۂ دلائل کی ابتدا کی۔ اور ضمناً تمام مذاہب پر بحث کرتے ہوئے اتمام حجت کی۔ علمائے زمانہ پر اس کتاب کا اس قدر اثر تھا۔ کہ ریویو کے ضمن میں یہ اعتراف کیا گیا۔ کہ اسلام کی جو خدمت مصنف کتا ہذا نے کی ہے۔ اس کی نظیر تیرہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کے بعد آپ کی توجہ آریہ سماج کی طرف ہوئی۔ سرمہ چشم آریہ وغیرہ کتب میں ایک زبردست حربہ اس پر چلایا گیا۔ جس کے سامنے دشمن کی گردنیں جھک گئیں۔ جس کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی کیا۔ سب سے پہلی شہادت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پیش کی جاتی ہے۔ وہ کتاب براہین احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اس کتاب کی خوبی اور صحیح نفع رسانی اس کتاب کو بچشم انصاف پڑھنے اور ہمارے ریویو کو دیکھنے والوں کی نظر میں مخفی نہ رہے گی۔ لہٰذا بحکم

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

کافۂ اہل اسلام پر (اہل حدیث ہوں خواہ حنفی شیعہ ہوں خواہ سنی وغیرہ) اس کتاب کی نصرت اور اس کی مصارف طبع کی اعانت واجب ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے۔ اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدی کی ہے۔ اور یہ منادی اکثر روئے زمین پر کر دی ہے۔ کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آئے۔ اور اس کی صداقت، دلائل عقلیہ و نشانیہ معجزات نبویہ محمدیہ سے بچشم خود ملاحظہ کرے"

(اشاعت السنہ جلد ۷ عـ۱۱ صـ۳۴۸)

دوسری شہادت مرزا حیرت دہلوی کی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں۔ وہ بہت ہی تعریف کے مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا رنگ ہی بدل دیا اور جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی مجال نہ تھی۔ کہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا"

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اس قسم کی شہادتوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک اکیلا شخص بے سروسامانی کی حالت میں اٹھا دشمنوں نے اس کی مخالفت کی۔ مگر کتنی بڑی نصرت الٰہی تھی۔ کہ وہ فوت نہیں ہوا۔ جب تک خدمت اسلام کا وہ کام نہیں کر دکھایا۔ جس کے سامنے اعداء کو بھی سر جھکانا پڑا۔ مخالفین اسلام کے خلاف اگر کوئی ہتھیار ہے تو وہ صرف حضرت مسیح پاک کی تصانیف ہیں۔ ان تصانیف سے اپنوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ اور پڑھنے والوں نے بھی۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے ہر قسم کے مصائب اور فتوے کفر کو برداشت کر کے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیا۔ اور آج آپ کی جانثار جماعت کے طفیل اسلام انگلستان۔ امریکہ۔ جرمنی۔ اور دوسرے ممالک میں پھیل رہا ہے۔ خدائے پاک کا نام بلند کرنے کے لئے کفرستانوں میں مسجدیں قائم کی جا رہی ہیں۔ مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم اس جماعت کے زیر اہتمام شائع ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سا اسلامی لٹریچر بھی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ اسلام کے منور چہرے کو گرد و غبار سے پاک کرنے والے رسالے اور اخبارات دوسری زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ایک کونے میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے احمدی مبلغ اپنی اپنی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ یہ کام جو باوجود شدید ترین مخالفت کے اس چھوٹی سی جماعت نے کیا ہے۔ بتاتا ہے۔ کہ کتنی وہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ یہی ایک دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر برہان قاطع ہے؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

احباب تمام رقوم افسر امانت کو بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ اُن کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ بالکل طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ جات۔ چیکس ڈرافٹس کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوایا کریں۔ ان دونوں جملہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کرے گا۔

نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے یا تحریک جدید سے۔ اور ان کا تعلق ہر دو دفاتر کی کن مدات سے ہے۔ تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مرحوم پشاور کی درخواست پر یکطرفہ کارروائی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سردار اللہ رحیم صاحب لفٹیننٹ پنشنر چک 51/12.L براستہ کسووال ضلع منٹگمری دو ماہ کے اندر خدیجہ بیگم صاحبہ موصوفہ کا مبلغ یکصد روپیہ یکمشت ادا کریں۔ میعاد برائے منسوخی یکطرفہ فیصلہ ایک ماہ ہے چونکہ اس فیصلہ کی اطلاع محمد بی بی صاحبہ کو بطریق معمولی نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس یکطرفہ فیصلہ کو منسوخ کرانا چاہیں۔ تو مقررہ میعاد کے اندر اس کی منسوخی کی درخواست بھیج سکتی ہیں۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولائت میں ٹریننگ کا موقعہ

چارج مین آرڈیننس فیکٹری کی آسامی کے لئے ایک سال ٹریننگ اندرون ملک اور ایک سال ولائت میں۔ خالی آسامیاں ۴۰۔ دوران ٹریننگ پاکستان ماہوار وظیفہ یکصد روپیہ اور کرایہ مکان ۲۰/- روپیہ ماہوار۔ ولائت میں وظیفہ ۳۶۰ پونڈ دوران ٹریننگ ۵۰۰/- روپے بطور وردی۔ تقرری پر مشاہرہ ۲۰۰/- ۔ ۱۵ ۔ ۳۲۰ شرائط:۔ بی ایس سی۔ مضامین کیمسٹری فزکس یا ریاضی۔ یا ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن۔ عمر ۸/۵۴ کو ۱۸ تا ۲۵۔

درخواستیں بنام ڈائریکٹر آف آرڈیننس فیکٹریز۔ ۱۲ وکٹوریہ بیرکس راولپنڈی ۳۱/۸/۵۴ طلب کی گئی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں سول لاہور مورخہ ۲۹/۷/۵۴۔

فنِ جراحی کی حیرت انگیز ترقی

موجودہ زمانہ کی جراحی نے ایسی حیرتناک ترقی کر لی ہے کہ ایک انسان کے اعضا دوسرے انسان کی مرمت کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اور زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ انسانی اعضاء کی حفاظت اور ذخیرہ کے لئے ساختی بنک (ٹشو بنک) بھی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ انسانی مشین کی مرمت کے لئے فاضل پرزے ضرورت کے وقت فوراً حاصل کئے جا سکیں۔ اب یہ ایک عام اور مشہور طریقہ ہے کہ نابیناؤں کو بینا بنانے کے لئے آنکھ کی جھلی [illegible] کا پیوند لگا دیا جاتا ہے اس طرح کی پیوندکاری جسم کے دوسرے اعضاء میں بھی کر کے جسمانی مشین کو درست کرنے کی کوششیں وسیع پیمانہ پر جاری ہیں۔

حال ہی میں شکاگو میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جس کی دیوار سینہ غائب تھی، فوراً ایک مردہ نوزائیدہ بچہ کی چھاتی کا پنجر نکال کر اس کا صدری قفس بنا دیا گیا۔ جس سے اس کی جان بچ گئی۔ نیویارک میں ایک نوجوان عورت آپریشن کے دوران میں حرکت قلب بند ہو جانے سے مر گئی۔ ڈاکٹروں نے والدین کی اجازت سے کر مردہ خاتون کے جسم سے شریان کا ایک ٹکڑا نکال کر اس کا پیوند ایک دوسری نوجوان مریضہ کے قلب کے قریب کی ماؤف شریان میں لگا دیا۔ جس سے اسے ایک طویل صحت مند زندگی سے فائدہ اٹھانے کی قابلیت حاصل ہو گئی۔

گلاسکو کے ایک سرجن سر ولیم میکیون نے ۱۸۷۸ء میں ایک نہایت ہنرمندانہ آپریشن کیا۔ ایک لڑکے کے ہاتھ کی سڑی ہوئی ہڈی نکال دی گئی جس سے وہ ہاتھ ننجا ہو کر بے کار ہو گیا تھا۔ میکیون نے بڑی جرأت سے کام لے کر ایک نہایت کارگر علاج کیا۔ یعنی اس نے ایک دوسرے مریض سے نکالی ہوئی بے کار ہڈی سے کھپچیاں تراش کر ننجے لڑکے کے لٹکے ہوئے ہاتھ میں لگا دیں۔ رفتہ رفتہ ان کھپچیوں پر جاذب ہو کر نئی ہڈی بن گئی اور ننجا ہاتھ بالکل درست اور کارآمد ہو گیا۔ مگر پچھلے زمانہ میں پیوندکاری کی ایسی کوششوں میں انفیکشن کا بڑا خطرہ ہوا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ پیوند لگائی ہوئی شریانوں میں خون کے تھکے جم جانے سے بھی جان کے لالے پڑ جاتے تھے اور سب سے بڑی دقت یہ تھی کہ ساختوں کی حفاظت کے یقینی طریقے بھی معلوم نہ تھے۔ [illegible] ضرورت کے وقت رکھی ہوئی ساخت فوراً استعمال کی جا سکتی۔

رفتہ رفتہ ان تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا جراثیم کش ادویہ سے سرایت کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔ خون کا جماؤ روکنے کے لئے نئی کارگر ادویہ تیار کر لی گئی ہیں۔ اور ساختوں کی حفاظت کے ایسے طریقے معلوم کرلئے گئے ہیں۔ جن کی مدد سے مختلف قسم کی ساختوں کو مدت تک صحیح و سالم رکھا جاتا ہے اور ضرورت کے وقت ان سے فوراً کام لیا جا سکتا ہے ایسی چند ساختوں کی تفصیلات نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہیں:۔

جنگ میں لگے ہوئے زخموں اور ناگہانی حادثوں میں ہڈیوں کی مرمت کٹی ہوئی ٹانگوں کو لمبا کرنے اور کمزور پشت کو سہارا دینے کے لئے فاضل ہڈی کی ضرورت ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔ پہلے اس کو پورا کرنے کے لئے خود مریض کے جسم سے کسی ہڈی کو کاٹ کر حاصل کر کے مرمت کی جاتی تھی۔ اس دوہرے مقصد کو انجام دینے کے لئے دو جداگانہ آپریشنوں کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ جس میں بڑی طوالت اور تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اب "ہڈیوں کے بنک" کی بدولت اس سے نجات ہو گئی ہے محفوظ ہڈی تیار ملتی ہے، جسے فوراً استعمال کر لیا جاتا ہے پیوندکاری کے لئے ہڈی حاصل کرنے کے بہت سے ذریعے ہیں۔ مثلاً آپریشنوں میں نکالی ہوئی پسلیاں اور ہڈیاں، جو اعضا کو کاٹ کر حاصل ہوتی جاتی ہیں۔ لاشوں سے نکالی ہوئی ہڈیاں وغیرہ، ایسی ہڈیوں کا گوشت خوب کھرچ کر نکال دیا جاتا ہے۔ پھر انہیں منجمد اور خشک کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے از زمانہ جنگ میں ایسی محفوظ ہڈیوں کو دور دراز ملکوں میں بھیج کر ہزاروں مجروحین کو ناکارہ زندگی سے بچایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بوڑھے آدمیوں کی ٹوٹی ہوئی ناقابل علاج ہڈیوں کی جگہ بھی انہیں محفوظ ہڈیوں سے پیوندکاری کی گئی ہے، تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ منتقل کردہ محفوظ ہڈی سے بھی خود مریض کے جسم سے نکالی ہوئی تازہ ہڈی کی طرح کامیاب پیوندکاری کی جا سکتی ہے۔ برطانیہ کے سرجنوں کو ایسی پیوندکاری میں ۹۵ فیصد حالتوں میں کامیاب نتائج حاصل ہوئے۔ بنک سے حاصل کردہ محفوظ ہڈی جب نئے مریض پر لگا دی جاتی ہے۔ تو وہ حقیقتاً بڑھتی نہیں (ہر انسان کی ضروریات دوسرے انسانوں کی ضروریات سے مختلف ہیں، جو اپنی خاص نوعیت و مزاج رکھتے ہیں)۔ اجنبی ہڈی محض عبوری کام دیتی ہے، جس پر نئی ہڈی بڑھ کر جم جاتی ہے۔ جیسے جیسے نئی تہیں جمتی جاتی ہیں۔ پیوندی ہڈی جسم میں جذب ہوتی جاتی ہے۔

"شریانی بنک" بھی ایک عجیب و غریب چیز ہے، جس کی مدد سے اب ایسے نازک جراحی عمل ممکن ہو گئے ہیں، جو پہلے خواب و خیال میں بھی نہ آ سکتے تھے۔ بعض اوقات بڑی شریانوں میں رسولیاں پھیل جاتی ہیں یا شریان کی دیوار کمزور ہو کر ایک بڑی تھیلی سی بن جاتی ہے۔ اعصاب کو دبا کر شدید درد یا فالج پیدا کر دیتی ہے۔ گاہے جسم کی سب سے بڑی شریان میں تنگی پیدا ہو کر خون کی رسد کو روک دیتی ہے۔ جس سے مریض عمر بھر کے لئے لنگڑا یا معذور ہو جاتا ہے۔ یا ادھیڑ عمر ہی میں مر جاتا ہے۔

اب تک سرجن ایسی حالتوں میں شریان کے ماؤف حصے کو کاٹ کر نکال دیتے۔ اور باقی ماندہ سروں کو ٹانکے لگا کر جوڑ دیتے تھے یا غیر اہم حصوں میں ان کٹے ہوئے سروں پر گرہ لگا دیتے تھے، اور متصلہ شریانی شاخیں دوران خون کو جاری رکھ سکتی تھیں۔ اگر دوران خون اس طرح جاری نہ رہتا۔ تو خونی رسد کی کمی کی وجہ سے ماؤف حصہ مردہ ہو جاتا۔ اور پھر اپریشن کر کے اسے خارج کر دینا پڑتا تھا۔ اب ایسی حالتوں میں "شریانی بنک" سے شریان کا ایک ٹکڑا لے کر اس کا پیوند مریض کی کاٹی ہوئی شریانوں میں بآسانی لگا دیا جاتا ہے۔ اور مریض کی جان بچ جاتی ہے لیکن پیوندکاری کے لئے شریان صرف ایک ہی ذریعہ سے حاصل کی جا سکتی ہے، لاش سے! مردہ کے وارثوں کی اجازت سے کر شریانوں کو موت کے بعد چھ گھنٹے کے اندر ہی لاش میں سے نکال کر محفوظ کر لینا پڑتا ہے متوفی کی عمر ۴۵ سال کے اندر ہی ہونی چاہیئے۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ موت کسی متعدی مرض کی وجہ سے واقع نہ ہوئی ہو عموماً لاش سے، صرف ایک ہی شریان۔ اور اس کی شاخیں۔ نکالی جاتی ہیں۔ ایسے شریانی بنکوں کے آپریشن میں اکثر دو ڈاکٹر اور ایک نرس ہوتی ہے کسی دواخانہ سے مریض کے مرنے کی اطلاع ملتے ہی شریانی بنک کا ڈاکٹر فوراً وہاں پہنچ کر لاش میں سے مطلوبہ شریان نکال کر اسے خاص ترکیبوں سے بنک کے لئے محفوظ کر لیتا ہے، اگر محفوظ کردہ شریان چھ ہفتوں کے اندر کام میں نہ لائی جائے تو اسے پھینک دیا جاتا ہے۔ مگر تازہ ترین تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ لاش سے نکالی ہوئی شریانوں کو انجماد سے خشک کرنے کے بعد زیادہ طویل عرصہ تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے چنانچہ ایسی ایک سال کی رکھی ہوئی شریانوں کے پیوند جب جانوروں میں لگائے گئے۔ تو ۱۰۰ فی صد حالتوں میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ اب وہ انسانوں میں بھی استعمال کی جا سکیں گی

جیسا کہ ہڈی کے پیوند میں ہوتا ہے۔ پیوند لگائی شریان بھی خود کوئی بالیدگی حاصل نہیں کرتی، بلکہ وہ محض ایک "پاڑ" کا کام دیتی ہے۔ جس پر مریض کے جسم کی نئی تہ چڑھ جاتی ہے۔ اور پھر یہ ایک قدرتی شریان کی طرح کام کرتی ہے!

"جلدی بنک" ابھی ابتدائی تجرباتی مرحلے میں ہے جلدی پیوندوں کی شدید ضرورت جلنے یا چھلنے کے ان حادثات میں ہوتی ہے۔ جب جسم کا وسیع رقبہ ماؤف ہو گیا ہو۔ اور خود مریض کے جسم سے جلد کا نئے بڑا تازہ پیوند حاصل کرنا ناممکن ہو۔

انگلستان میں بھی "شریانی بنک" قائم ہیں یہاں پیوندوں سے ناک، کان اور پیشانی کے تلف شدہ حصوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ چنانچہ سر ہیرولڈ گیلز نے چار سال کے عرصے میں گائے بیل کی کریوں سے ۱۴۱۴ پیوندی اپریشن انجام دیئے اسی اصول پر شکاگو کے، [illegible] تجربہ خانوں میں بچھڑوں کی کریاں کھرچ کھرچ کر محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ اور انہیں ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے

انسانی جسم کی پیچیدہ مشین میں جب کوئی ایک پرزہ بے کار ہو جاتا ہے۔ تو ساری مشین بگڑ جاتی ہے۔ اور اکثر موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان بنکوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حتی الامکان ایسے بیکار پرزوں کو بدل کر جسمانی مشین کو جاری رکھا جائے (ماخوذ)

سکیم پانچ سالہ تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت ۱۹۴۳ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵-۲۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال ہی میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ خلاصہ سکیم۔ جماعت کا ہر پیشہ کنندہ مرد ہو یا عورت اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بلا سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹایا بڑھا سکتا ہے۔ اسکی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس لے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور دس سال بعد ساری رقم یا لیکن یا سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مخصص بالذات۔ اول۔ دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مخصص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیا گیا اُن کی رقم پراویڈنٹ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

(نظارت تعلیم و تربیت)

مشرقی بنگال میں سیلاب کی وجہ سے کئی اور علاقوں کو خطرہ پیدا ہوگیا

ڈھاکہ ۳ اگست۔ بوری گنگا کی سطح میں مزید اضافے سے ڈھاکے کے جنوبی حصے کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ تھانہ ستراپور کے قریب ڈھاکہ نارائن گنج روڈ کے دونوں طرف کچھ کچے مکان گر چکے ہیں۔ بوری گنگا کا پانی صدر گھاٹ میں بند سے گزر کر میونسپل مارکیٹ میں داخل ہوچکا ہے۔

شہر کے انتہائی مغربی حصے کی گلیوں میں بھی پانی داخل ہونا شروع ہوگیا ہے۔ صدیق بازار بخشی بازار روڈ بھی زیر آب ہوچکی ہے۔ مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل اسکندر مرزا نے آج جیپ میں سوار ہو کر اپنے شہر کے سیلاب زدہ حصے کا معائنہ کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ شہر کے ان حصوں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کا انتظامات کر رہے ہیں۔ جہاں کے ٹیوب ویل وغیرہ زیر آب ہوچکے ہیں۔ ڈھاکے اور نارائن گنج میں بچوں کو دودھ مہیا کرنے کے لئے دودھ کی کینٹین کھولی جائیں گی۔

سیلاب کی وجہ سے ڈھاکے اور بعض شمالی اضلاع میں ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوچکا ہے۔ ڈھاکے اور میمن سنگھ اور شنگائی اور بہادرآباد کے مابین گاڑیوں کی آمدورفت بھی بند ہوگئی ہے

مشرقی بنگال حکومت میمن سنگھ اور رنگ پور کے سیلاب زدہ علاقے میں امدادی کاموں کے لئے اب تک تین لاکھ بچانوے ہزار دو پیہ منظور کر چکی ہے۔ اس میں سے تین لاکھ پچھتر ہزار روپے کی رقم میمن سنگھ اور ۲۵ ہزار رنگپور کے متاثرہ علاقے کے لئے منظور کی گئی ہے۔

دوسرے اضلاع سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ میمن سنگھ کے دو سب ڈویژنوں تانگیل اور شور گنج میں طغیانی کا پانی داخل ہوچکا ہے۔ نارائن گنج شہر کے قریب بند میں پانچ سو فٹ چوڑا شگاف ہوگیا ہے۔ جہاں سے پانی نکل کر شہر اور دوسرے علاقوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس شگاف کی مرمت کے لئے پولیس کے دو سو سپاہی متعین کر دیئے گئے ہیں۔ نارائن گنج شہر کے نشیبی حصوں پر دریائے سیتالکھیا کا پانی چھا چکا ہے۔ سب ڈویژنل آفیسر نے متاثرہ علاقے کا دورہ کرنے کے بعد اعلان کیا کہ کسی قسم کی خطرناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام ممکن انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

مراکش کے کئی مقامات میں فرانسیسیوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں

رباط ۲ اگست۔ جب سے تونس کی نئی اصلاحات کا اعلان ہوا ہے سارے مراکش میں فتنہ و فساد برپا ہوگیا ہے۔ تمام بڑے شہروں بلکہ متعدد قصبوں میں سیدی بن محمد یوسف (مراکش کے معزول سلطان) کی واپسی کے لئے مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔

متعدد مقامات میں پولیس اور قوم پرستوں میں جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ جن میں فریقین آتشیں اسلحہ استعمال کر رہے ہیں۔ کاسابلانکا کے وطن پرستوں نے ایک اپیل پر دستخط کرانے کی مہم شروع کر رکھی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سیدی محمد یوسف کو واپس لایا جائے۔ قوم پرستوں نے عوام پر زور دیا ہے۔ کہ وہ کل سے عام ہڑتال کریں۔ اور حکومت فرانس کو مجبور کریں۔ کہ وہ معزول سلطان کو بحال کرے۔ فیض کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ آج صبح وہاں معزول سلطان کی بحالی کے لئے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے دو ہزار کے مجمع پر گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے ۳ آدمی ہلاک ہوئے۔ آج کاسابلانکا میں بھی گولی چلی۔ جب سیدی بن محمد یوسف کی بحالی کی تحریک دوبارہ شروع ہوئی ہے۔ ۱۰ اشخاص ہلاک اور کئی ایک زخمی ہوچکے ہیں

کاسابلانکا کی بابت کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ آج دن بھر میں متعدد مقامات میں مظاہرے ہوتے رہے۔ کاسابلانکا اور بعض دوسرے مقامات میں مشتعل ہجوموں نے فرانسیسیوں کی دوکانیں لوٹ لیں اور چار فرانسیسیوں کو ہلاک کر دیا۔ قوم پرستوں نے مسٹر مینڈیس فرانس وزیراعظم فرانس کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے مطالبہ کیا ہے۔ کہ تونس کی طرح مراکش کی قومی امنگیں بھی پوری کی جائیں اور سیدی بن محمد یوسف کو بحال کیا جائے۔

فرانس پانڈیچری کو خالی نہیں کریگا

نئی دہلی ۳ اگست۔ دہلی ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ فرانسیسی افسروں نے ۱۶ اگست کو پانڈیچری اور کاریکل کے علاقے خالی کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن پیرس ریڈیو نے اس اطلاع کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔

بھارت میں ایٹمی توانائی کے شعبے کا قیام

نئی دہلی ۳ اگست آج رات یہاں اعلان کیا گیا کہ بھارت میں وزیراعظم پنڈت نہرو کی براہ راست نگرانی میں ایٹمی توانائی کا شعبہ قائم کیا جائے گا۔ اس کے ہیڈ کوارٹر بمبئی میں ہوں ۴۴ میں ہونگے اور ایٹمی توانائی کی ترقی کے متعلق عام ذمہ داریاں قدرتی وسائل سائنسی تحقیقات وزارت سے کر شعبے کے سپرد کر دی جائیں گی

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع سے متعلق امریکہ کے نظریہ میں تبدیلی

واشنگٹن ۳ اگست۔ یہ امر یقینی تصور کیا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق اسی ابتدائی سکیم کو بدل دیا ہے۔ جس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔ کہ اس علاقے میں اشتراکیت کے خلاف جنگ کرنے کی غرض سے فوجی معاہدہ کیا جائے۔ جب آئندہ ماہ دس اقوام کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ تو توقع ہے۔ کہ امریکی مندوبین زیادہ تر برطانیہ اور کولمبو طاقتوں کے انداز فکر کی مطابقت میں رائے کا اظہار کریں گے۔ کہ مجوزہ اتحاد کا بنیادی مقصد مفلسی اور ناخواندگی دور کرنا ہونا چاہیئے۔ مسٹر بیڈل سمتھ اپنی اس نشری تقریر میں امریکی رویے کی تبدیلی کا عندیہ ظاہر بھی کر چکے ہیں۔ جس میں آپ نے اپنے سامعین پر واضح کیا ہے۔ کہ اندرون لور داخلی تخریب اشتراکی حملے سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔

توقع ہے کہ کانفرنس میں برطانیہ امریکہ فرانس۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ پاکستان۔ برما۔ سیلون۔ سیام اور فلپائن کے نمائندے شریک ہوں گے۔ اور انڈونیشیا بھی شاید مبصر ارسال کرے گا۔ امید ہے۔ کہ اس اجلاس میں جنوب مشرقی ایشیا کے تحفظ کا ایک ایسا منصوبہ مرتب ہو جائے گا"۔ جس میں سیاسی اور اقتصادی عوامل کے ساتھ ساتھ دفاعی تجاویز کو یکساں اہمیت حاصل ہوگی۔

دولت مشترکہ کے سائنسدانوں کی ٹریننگ

لنڈن (ریڈیو)۔ رائل سوسائٹی اور نیفیلڈ فونڈیشن کا من ویلتھ برسریز سکیم جو انگلستان میں قائم کیا گیا تھا۔ تاکہ اس کے ذریعے نامور سائنسدانوں کی استعداد کو بڑھایا جا سکے۔ اب زیر عمل لائی جا رہی ہے۔ اور ایسے سائنسدانوں سے درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ جو اپنے تئیں انعامات کے مستحق خیال کرتے ہیں۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ سائنسدانوں کو تحقیق کرنے۔ نئی تکنیک سیکھنے اور دولت مشترکہ میں اپنے ملک کے علاوہ دوسرے ممالک میں جا کر قدرتی سائنس کے مختلف شعبوں کا مطالعہ کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جو ان کے ذاتی ماحول اور جسمانی حالت کے مطابق مفید ثابت ہوں۔ سال کے لئے چھ سو پونڈ۔ یہ وظائف چھ سو پونڈ سالانہ کی مالیت کے ہوں گے۔ جو ان لوگوں کے سفر اور رہائش کے اخراجات کے کفیل ہو سکیں گے۔ اور یہ وظائف دو سے بارہ ماہ کے عرصہ کے لئے حالات کے مطابق دیئے جائیں گے۔ وظیفہ حاصل کرنے والوں کو کسی خاص امتحان یا اعلیٰ ڈگری کے حصول کی تیاری کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کرنے اور درخواستوں کے فارم کے لئے اسسٹنٹ سکرٹری دی رائل سوسائٹی برلنگٹن ہاؤس لنڈن ڈبلیو ون کو لکھا جائے۔ اور درخواستیں ۱۵ ستمبر سے قبل پہنچ جانی ضروری ہیں۔ اس سکیم کا آغاز یکم جنوری سے ہو رہا ہے۔ اور جون ۱۹۵۵ء تک مکمل ہو جائے گی۔

جھنگ ریلوے سٹیشن کے نام کی تبدیلی

لاہور ۳ اگست۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے یکم اکتوبر سے جھنگ ریلوے سٹیشن کا نام تبدیل کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سٹیشن کو جھنگ سٹی سیکشن کہا جائے گا۔ اور گھمیانہ ریلوے اسٹیشن کو جھنگ صدر کے نام سے پکارا جائے گا۔

الفضل کے معاونین

احباب جماعت اس امر کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ الفضل کی اشاعت کو بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے اس نیک کام میں حصہ لیا ہے۔ جن کا میں نہایت ممنون ہوں۔ دیگر افراد جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس کام میں حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔

(۱) مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۳ خریدار

(۲) مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب نائب امیر گوجرانوالہ۔

(۳) مکرم ناصر دین صاحب پال گوجرانوالہ۔

(ملک محمد عبداللہ مینیجر الفضل لاہور)

مولوی فاضل کے امتحان میں جامعہ احمدیہ احمد نگر کا شاندار نتیجہ

احمد نگر ۴ر اگست :۔ امسال جامعہ احمدیہ کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں بیس طلبا شریک ہوئے جن میں چودہ پاس ہو گئے ہیں۔ اور ایک طالب علم کمپارٹمنٹ میں آیا ہے۔ نتیجہ ۷۰ فی صدی رہا۔ جبکہ یونیورسٹی کا نتیجہ ۲۷ فی صدی سے کچھ زائد ہے۔ نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۹	سید مسعود احمد	۳۵۳
۱۰	احمد صادق محمود	۳۶۹
۱۱	محمد اشرف گجراتی	۳۱۲
۱۳	بشیر احمد قمر۔ کمپارٹمنٹ چھٹا پرچہ	
۱۴	محمد اکبر افضل	نمبر بعد میں
۱۵	رشید الدین	۳۳۱
۱۷	محمد اسحٰق خلیل	۳۸۰
۱۸	غلام احمد نسیم	نمبر بعد میں
۱۹	عبد الرحمٰن بیلونی	۳۰۱
۲۰	اقبال احمد	۳۲۷
۲۱	عبد الرشید	۲۸۱
۲۳	صلاح الدین	۲۷۰
۲۴	ابو الفیض فاروق احمد	۳۰۷
۲۷	رشید احمد سرور	۳۰۳
۲۸	شیخ نذیر احمد حیدر آبادی	۲۷۰

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

ملیریا کی اموات میں کمی

لاہور ۴ر اگست :۔ گزشتہ پانچ برس کے دوران میں ملیریا کی انسدادی تدابیر کی وجہ سے ملیریا کی اموات کی شرح بہت کم ہو گئی ہے۔ آج صبح محکمہ صحت پنجاب کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مسٹر نعمانی نے بتایا کہ ۱۹۴۹ء میں ۴۵ آدمی ملیریا سے ہلاک ہوئے تھے۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں صرف ۹۶ آدمی اس بیماری کا شکار ہوئے۔

لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

کی گستاخیوں کے باعث مسلمان قوموں پر نازل ہوا کرتا ہے۔

سائیں میراں بخش ضرور کوئی خدا رسیدہ بزرگ ہوں گے۔ ورنہ ان کے سالانہ عرس کے کوئی معنی نہیں۔ اور خدا رسیدگی کے لئے خدا و رسول صلعم کی پیروی لازمی ہے۔ بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

لیکن ان کے نام لیوا سالانہ عرس کے موقعہ پر پہلے ختم قرآن کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد رات بھر ہیر رانجھے اور پورن بھگت کے فحش ڈرامے کرتے ہیں۔ اور پھر اگلا سارا دن رقص و سرود کی محفل گرم رکھتے ہیں۔

آخر یہ کیا بد ذاتی ہے۔ اگر تمہیں اپنے عقیدے کے مطابق کوئی نیک کام کرنا ہے۔ تو ایکٹر، سول اور طوائفوں کو بلا کر فسق و فجور کا ہنگامہ کیوں برپا کرتے ہو۔ اور اگر عرس سے مقصود شہوانی لذات کی تسکین ہے۔ تو ختم قرآن کا جوڑ اس سے کیوں ملاتے ہو۔ ایک طرف خوش عقیدہ عوام کو ختم قرآن اور نعت شریف کا تذکرہ کر کے جمع کرتے ہو۔ اور دوسری طرف ان کو جمع کر کے شیطانی لہو و لعب کا چرکا لگاتے ہو۔ آخر یہ کیا حرکت ہے۔ اور اپنی قوم کی یہ کیا خیر خواہی ہے

پندرہ اشخاص پر وائرلیس اینڈ ٹیلیگراف ایکٹ کے تحت مقدمہ

لاہور ۴ر اگست :۔ اس سال جون کے دوران میں پنجاب اور صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں پندرہ اشخاص پر وائرلیس اینڈ ٹیلیگراف ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ گیارہ آدمیوں کو بلا لائسنس ریڈیو چلانے کے جرم کا مرتکب پایا گیا۔ ان پر دس سے پچانوے روپے تک جرمانہ کیا گیا۔

جنوب مشرقی ایشیا کو کمیونسٹوں سے خطرہ ہے

سڈنی ۴ر اگست :۔ آسٹریلیا کے گورنر جنرل نے کہا ہے۔ کہ یہ واضح ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو کمیونسٹوں کی جارحانہ کارروائیوں سے زبردست خطرہ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت آسٹریلیا اس علاقہ کی سلامتی کے لئے مشترکہ دفاعی انتظامات کی حامی ہے۔ اور اسے یہ امید ہے۔ کہ اس علاقہ کے دوسرے ممالک بھی مل کر امن و سلامتی کے لئے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق کام کریں گے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۴ر اگست :۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۳.۸ اور کم سے کم ۷۵.۹ رہا۔ کل دن کے وقت گھن گرج کے ساتھ بارش ہونے کا امکان ہے۔ دن کے درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہو جائے گا۔ طلوع آفتاب ۵ بج کر ۱۹ منٹ پر اور غروب آفتاب سات بجے ہو گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

گوئٹے مالا میں ایک اور بغاوت۔ صدر آرماس کو معزول کر دیا گیا!

گوئٹے مالا سٹی ۴ر اگست گوئٹے مالا کی نئی حکومت کے خلاف فوجی بغاوت کے بعد کل یہاں زبردست لڑائی ہوتی رہی۔ کرنل کیسٹیو آرماس کی نئی حکومت نے ایک ماہ قبل سابق صدر آربینز کی بائیں بازو کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لی تھی ــــ نئی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والی فوج وفادار فوج کے مقابلے میں بہتر اسلحہ سے لیس ہے۔ اور اس کی تعداد بھی اس سے کہیں زیادہ ہے۔

کرنل کیسٹیو کے پاس ملک کے مشرقی حصے میں تین ہزار فوج ہے۔ لیکن اسے دار الحکومت تک بھیجنے کا کوئی راستہ نہیں۔

نیویارک ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ گوئٹے مالا کی حکومت کے ریڈیو کے اعلان کے مطابق گوئٹے مالا کی باغی فوج اور موجودہ حکومت کی فوج میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع کے مطابق باقاعدہ فوج نے کل صبح فوجی اکیڈمی کے ۴۰ افسروں اور کیڈٹوں کی بغاوت پر قابو پا لیا ہے۔ ایک سفارتی ترجمان نے بتایا۔ کہ اس بغاوت کے سلسلہ میں چند افراد ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آیا لڑائی میں بھی اموات ہوئی ہیں یا نہیں۔ ترجمان نے کہا۔ کہ بغاوت میں کمیونسٹوں کا ہاتھ نہیں۔ بلکہ یہ محض ایک فوجی مسئلہ ہے۔

نیویارک کی اطلاع کے مطابق گوئٹے مالا کی حکمران فوجی جنتا کے صدر کرنل آرماس کو معزول کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دن بھر کی جھڑپوں میں طرفین کے ۲۰۰ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

”امرت بازار پتریکا“ کے داخلہ پر پابندی

ڈھاکہ ۴ر اگست :۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے تا حکم ثانی کلکتہ کے اخبار ”امرت بازار پتریکا“ کی صوبہ میں فروخت اور تقسیم پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ حکم امرت بازار پتریکا کی ۲۷ جولائی کی اشاعت اور بعد کی اشاعتوں پر نافذ ہو گا۔

مسلمانوں کو عربی زبان حاصل کرنے کی ترغیب

کراچی ۴ر اگست :۔ پاکستان دستوریہ کے صدر مولوی تمیز الدین خان نے کل یہاں عربی زبان میں اساتذہ کی تربیت کے لئے مرکزی دار العلوم کا افتتاح کرتے ہوئے عربی زبان کے مطالعہ اور تعلیم پر زور دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اسلامی دنیا کو ایک بہت عظیم الشان مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم قوم اس مشن کی تکمیل کرنے اور دنیا کو مسرت اور امن کا پیغام دینے کی جب ہی اہل ہو سکتی ہے۔ جب کہ خود اس کی صفوں میں اتحاد ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے اتحاد کا سب سے زیادہ مستحکم بندھن بلا شبہ اسلام ہے۔ لیکن عربی زبان بھی بڑی آسانی سے دوسرا مضبوط بندھن بن سکتی ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ اگر مسلمان اپنے اس لازمی اسلامی فرض کا احساس رکھتے ہیں۔ کہ انہیں پوری طرح اپنے مذہب سے واقفیت ہونی ضروری ہے۔ تو یہ بہتر طور پر عربی زبان کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو قرآن پاک کی زبان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ امید رکھنی چاہیئے۔ کہ مسلم قوم اس اہم ترین ضرورت کو پورا احساس کرے گی۔ اور باہمی اتحاد کے اس عظیم ذریعہ سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔

کشتی الٹ جانے سے ۲۴ اشخاص ڈوب گئے

ڈھاکہ ۴ر اگست :۔ دریائے پدمہ میں ایک کشتی کے الٹ جانے سے ۲۴ افراد غرق ہو گئے۔ جن میں دو عورتیں بھی ہیں۔ کشتی میں کل ۷۴ اشخاص سوار تھے۔ دریا میں طغیانی آ رہی تھی۔ سواریوں کو کشتی کے ذریعہ اسٹیمر پر سوار کرانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔ جب کشتی اسٹیمر کے قریب پہنچی تو ملاح کے کنٹرول سے نکل گئی۔ اور اسٹیمر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔

پنجاب میں کرنافلی پیپر ملز کے کاغذ کی آزادانہ فروخت کی اجازت دیدی گئی

لاہور ۴ر اگست :۔ کرنافلی کاغذ کی بکثرت پیداوار اور صوبہ میں اس کی زیادہ مقدار میں بہم رسانی کے پیش نظر حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر قسم کے کرنافلی کاغذ کی آزادانہ فروخت کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اب اس کاغذ کے لئے کسی حاکم کے پرمٹ یا ریلیز آرڈر کی ضرورت نہیں ہو گی۔ لیکن قیمتوں پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔ اس کے علاوہ درآمد شدہ مختلف اقسام کا کاغذ اور گتہ پرمٹوں پر تقسیم ہوتا رہے گا۔

پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات ختم ہو گئے

لاہور ۴ر اگست :۔ پنجاب اسمبلی کے چھ ضمنی انتخابات کا آج تیسرا اور آخری دن تھا۔ آج بھی تمام حلقوں میں پر سکون طور پر امن طور پر ووٹ ڈالے گئے۔